حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7منٹ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا (الاحقاف:16)

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اُسے جنم دیا۔

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ
وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

(شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری)

آپؐ سے بہتر میری آنکھ نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا اور آپؐ سے جمیل کسی عورت نے پیدا نہیں کیا۔
آپؐ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا آپؐ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے آپؐ چاہتے تھے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ”آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب“ ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ بنت وہب تھا۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو زہرہ سے تھا جو قریش ہی کا ایک ذیلی قبیلہ تھا۔ آپ کے والد کا نام وہب بن عبد مناف تھا۔ آپ کے والد اپنے قبیلے کے معزز سردار تھے اور بنو زہرہ قبیلے میں ایک مثالی حیثیت کے مالک تھے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن اسحاق جلد 1 مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

آپ کا سلسلہ نسب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جدِ امجد عبد مناف بن قصی سے ملتا ہے۔ آپ کی والدہ کا نام برّۃ بنت عبد العزیٰ بن عثمان تھا۔ آپ اپنے قبیلہ میں سیرت النساء کے نام سے مشہور تھیں۔ حضرت آمنہ بنت وہب کے والد وہب ابن عبد مناف سگ ستارہ (Sirius) کی عبادت کیا کرتے تھے جو کہ عربوں کے عمومی مزاج اور ان کی قبائلی تاریخ کے خلاف تھا۔ اس بنیاد پر اہلِ عرب اسلام کی مخالفت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ”ابو کبشہ“ کہہ کر بلایا کرتے تھے کیونکہ عربی زبان میں یہ سگ ستارہ ”کبشہ“ کہلاتا تھا اور اسی کی نسبت سے آپ کو ابو کبشہ یعنی ”کبشہ ستارے کی عبادت کرنے والا“ کہا جاتا تھا۔

(انٹرنیٹ ماخوذ انسائیکلوپیڈیا آف محمد)

حضرت آمنہ کی کوئی سگی بہن یا سگا بھائی نہیں تھا۔ حضرت آمنہؓ اپنی ظاہری وضع قطع میں ایک خوبصورت اور باوقار خاتون تھیں۔ حضرت آمنہؓ اپنے خاندانی نسب ونسبت اور ذاتی حسن وجمال کے علاوہ بھی کئی ایسی خصوصیات کی حامل تھیں جو کہ آپ کو بنو زہرہ قبیلہ کی دیگر خواتین سے ممتاز کرتی تھیں جن میں بالخصوص آپ کی پاک دامنی، شرافت، ذکاوت، بردباری اور حلم شامل تھا۔

حضرت آمنہ بچپن سے ہی اپنی سہیلیوں میں ایک مخصوص تشخص کی حامل تھیں۔ مشہور کاہنہ سودہ بنت زہرہ نے جب بنوزہرہ قبیلہ کا دورہ کیا تو برملا کہہ اٹھی کہ اس قبیلہ میں ایک نہایت ہی عزت اور شرف والی لڑکی موجود ہے۔ وہ لڑکی اور اس کا ہونے والا بیٹا تمام لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے ہوں گے اور لوگوں کو راہِ ہدایت کی طرف بلانے والے ہوں گے۔ اس نے بنوزہرہ قبیلہ کی تمام خواتین کو ایک جگہ جمع ہونے کی درخواست کی اور یکے بعد دیگرے ہر لڑکی اور عورت کو دیکھتی اور اس کے حوالے سے پیش گوئی کرتی رہی۔ جب اس کی نظر حضرت آمنہ پر پڑی تو آپ کو دیکھ کر اس نے ایک دم کہا: هٰذِهِ النَّذِيْرَةُ اَوْ تَلِدُ نَذِيْرًا لَهُ شَانٌ وَبُرْهَانٌ مُنِيْرٌ یعنی یہی وہ لڑکی ہے جو لوگوں کو ڈرائے گی یا پھر اس کا بیٹا لوگوں کو (اللہ) سے ڈرانے والا ہوگا، جس کی عظیم شان ہوگی اور جو روشن دلیل کی طرح حق کے ساتھ جگمگائے گا۔

(السیرۃ الحلبیۃ، جلد 1، دار الکتب العلمیۃ، البیروت، لبنان، صفحہ 68)

سامعین! لکھا ہے کہ عام الفیل سے ایک سال قبل حضرت آمنہ کا نکاح حضرت عبداللہ سے ہوا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن اسحاق، جلد 1 مطبوعہ بیروت، لبنان، صفحہ 42)

حضرت عبداللہ ابن عبد المطلب جو کہ اپنی شکل وصورت اور عادت واطوار کے حساب سے قریش کے بہترین نوجوان تھے۔ آپ نہایت ہی وجیہ شخصیت کے مالک تھے اور اپنی عفت اور شرافت کے اعتبار سے مشہور تھے۔ جب سے عرب خواتین میں حضرت عبداللہ کی زندگی کے حوالے سے سو(100) اونٹوں کی قربانی والا واقعہ مشہور ہوا تب سے خواتین کی ایک بڑی تعداد آپ کی طرف نکاح کا میلان رکھتی تھی۔ یہ ایک عجیب اتفاق تھا کہ ایک دن عبداللہ ابن عبد المطلب شکار کے لئے جنگل میں تشریف لے گئے تھے۔ ملک شام کے یہودی چند علامتوں سے پہچان گئے تھے کہ نبی آخر الزماں کے والد ماجد یہی ہیں۔ چنانچہ ان یہودیوں نے حضرت عبداللہ کو بارہا قتل کرڈالنے کی کوشش کی۔ اس مرتبہ بھی یہودیوں کی ایک بہت بڑی جماعت مسلح ہو کر اس نیت سے جنگل میں گئی کہ حضرت عبداللہ کو تنہائی میں دھوکہ سے قتل کر دیا جائے مگر اللہ تعالیٰ نے اس مرتبہ بھی اپنے فضل وکرم سے بچالیا۔ "وہب بن مناف" بھی اس دن جنگل میں تھے اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھا، اس لئے ان کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے انتہا محبت وعقیدت پیدا ہوگئی اور گھر آ کر یہ عزم کر لیا کہ میں اپنی نورِ نظر آمنہ کی شادی عبداللہ ابن عبد المطلب ہی سے کروں گا۔ چنانچہ اپنی اس دلی تمنا کو اپنے چند دوستوں کے ذریعہ انہوں نے حضرت عبد المطلب تک پہنچا دیا۔ خدا کی شان کہ عبد المطلب اپنے نورِ نظر حضرت عبداللہ کے لئے جیسی دلہن کی تلاش میں تھے، وہ ساری خوبیاں حضرت آمنہ بنت وہب میں موجود تھیں۔ حضرت عبد المطلب نے اس رشتہ کو خوشی خوشی منظور کر لیا۔

سامعین! حضرت آمنہ سے نکاح کے کچھ عرصہ کے بعد حضرت عبداللہ قریش کے قافلے کے ساتھ تجارتی غرض سے شام کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ وہ وقت تھا کہ جب حضرت آمنہ رسول اللہ کے حمل سے تھیں۔ حضرت عبداللہ چند ماہ تک غزہ اور اُس کے گرد ونواح کے علاقے میں تجارتی اغراض سے مصروف رہے اور سفر سے واپسی میں جب آپ نے یثرب کے علاقے میں اپنے ننھیالی رشتہ داروں میں قیام فرمایا تو اِس دوران آپ شدید علالت کا شکار ہوگئے۔ آپ نے بنی عدی ابن النجار قبیلہ میں کچھ دن قیام فرمایا تا کہ کسی طرح آپ مکہ تک سفر کرنے کے قابل ہو سکیں لیکن اللہ کی منشاء کے مطابق آپ مزید سفر کرنے سے قاصر رہے اور وہیں آپ کی وفات ہوگئی۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 1 مطبوعہ بیروت، لبنان صفحہ 99)

حضرت عبداللہ کی وفات کی خبر جب حضرت آمنہ تک پہنچی تو آپ شدید صدمے سے دوچار ہوگئیں کیونکہ آپ اپنی شادی کے فقط چند ماہ بعد نہایت ہی کم عمری میں بیوہ ہوگئیں تھیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اپنی کتاب سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 104 میں تحریر فرماتے ہیں:

"نئی نئی شادی کی حالت میں کم عمر لڑکیاں جو طبعاً اپنے اندر شرم وحیا کا زیادہ مادہ رکھتی ہیں ایسے موقعوں پر اپنے غم والم کا اظہار نہیں کر سکتیں۔ اس لیے اُن کو اندر ہی اندر صدمہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس سے اس تکلیف کا اندازہ ہو سکتا ہے جو اس موقع پر حضرت آمنہ کو اٹھانی پڑی ہوگی۔ مگر خدا کی تسلی جلد ہی آمنہ کے سہارے کے لیے آئی۔ چنانچہ انہی ایام میں آمنہ نے ایک خواب دیکھا کہ اُن کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور انہیں خواب میں بتایا گیا کہ اس لڑکے کا نام محمدؐ رکھنا۔ نیز انہوں نے یہ بھی خواب میں دیکھا کہ اُن کے اندر سے ایک چمکتا ہوا نور نکلا ہے اور دُور دراز ملکوں میں پھیل گیا ہے۔"

(سیرۃ ابن ہشام وزرقانی)

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن نزدیک آرہے تھے اور وہ دن جس کا حضرت آمنہ کو شدت سے انتظار تھا آہی گیا اور واقعہ اصحاب الفیل کے چند روز بعد 12 ربیع الاوّل کو پیر والے دن، طلوعِ فجر سے چند لمحات قبل سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ نئی تحقیق کے مطابق آپؐ کی ولادت 9 ربیع الاوّل کو ہوئی۔ جب حضرت آمنہ کے بطن مبارک سے آپؐ کا نور اس دنیا میں منتقل ہوا تو یہ خبر حضرت عبد المطلب کو بھجوائی گئی جو اُس وقت خانہ کعبہ میں

موجود تھے۔ جب آپ کو یہ خبر ملی تو آپ انتہائی خوشی کے عالم میں اپنے معصوم پوتے کو دیکھنے کے لئے گھر کی جانب روانہ ہوئے۔ حضرت آمنہ نے حضرت عبد المطلب کو اُن تمام غیر معمولی احوال سے آگاہ فرمایا جن کا تجربہ و مشاہدہ آپ نے دورانِ حمل اور وقتِ ولادت فرمایا تھا۔ آپ نے حضرت عبد المطلب کو اس حوالے سے بھی آگاہ کیا کہ کس طرح آپ کو اس پیدا ہونے والے معصوم بچے کا خاص نام رکھنے کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ حضرت عبد المطلب آپ کو اپنی گود میں لے کر خانہ کعبہ میں تشریف لے آئے اور اللہ کی بارگاہ میں اس عظیم تحفے پر شکر بجالانے لگے۔ حضرت عبد المطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام "محمد" رکھا یعنی "بہت قابلِ تعریف"

حضرت آمنہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی سات ایام تک رضاعت فرمائی۔ اُس کے بعد عرب رواج کے مطابق آپ نے اپنے لختِ جگر کو بہتر ماحول اور آب و ہوا کے لئے دیہی علاقے کی طرف بھیج دیا جس کی سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ بنت عبداللہ ابن حارث کے حصے میں آئی جو کہ بنو سعد قبیلے کی ایک انتہائی پاک باز خاتون تھیں اور رضاعت کے حوالے سے اپنی خدمات سر انجام دیا کرتی تھیں۔

آپ تقریباً پانچ سے چھ سال تک حضرت حلیمہ سعدیہ کی زیرِ کفالت رہے۔ اس دوران حضرت حلیمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر حضرت آمنہ کے پاس ملانے لاتی رہیں۔ لیکن جب شقِ صدر کا واقعہ رونما ہوا تو حضرتِ حلیمہؓ کو آپ کی صحت اور جان کے حوالے سے خوف لاحق ہو گیا۔ اس واقعہ کے فوراً بعد آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر حضرت آمنہ کے پاس آگئیں اور اُس کے بعد آپ اپنی والدہ کے وصال تک اُنہیں کے پاس رہے۔

سامعین! ایک مرتبہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرِ مبارک چھ سال کی تھی حضرت آمنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر یثرب کی طرف اس نیت کے ساتھ روانہ ہوئیں کہ آپ کا تعارف اپنے قبیلے بنو زہرہ کے لوگوں سے کرو اسکیں تا کہ مستقبل میں آپ کا ایک مضبوط تعلق اپنے ننھیالی رشتہ داروں سے قائم رہ سکے۔ اس سفر میں آپ نے اپنی معاونت کے لئے حضرت ام ایمن کو اپنے ساتھ لے لیا جو کہ حضرت عبداللہ کی وراثت سے آپ کے حصّے میں آئی تھیں۔ یہ دونوں خواتین دو علیحدہ علیحدہ اونٹوں پر سوار ہو کر روانہ ہوئیں اور یثرب کے علاقے "دار النابغہ" میں قیام فرمایا جو کہ حضرت عبداللہ کا مدفن تھا۔

حضرت آمنہ نے تقریباً ایک ماہ یثرب کے علاقہ میں اپنے رشتہ داروں کے ہمراہ قیام فرمایا اور اس کے بعد واپس مکّہ جانے کا ارادہ کیا۔ ام ایمن کے مطابق آپ کی واپسی کے اس فیصلہ کی اصل وجہ یہ تھی کہ یثرب کے بعض یہودیوں نے نبی کو بحیثیت پیغمبر پہچان لیا تھا اور جب آپ نے ان کی آپس کی گفتگو کو سنا تو بلا تاخیر آپ نے خوف کے عالم میں مکہ کے لیے روانہ ہونے کا فیصلہ فرمالیا۔ واپسی کے دوران آپ شدید علالت کا شکار ہو گئیں یہاں تک کہ ابواء کے مقام پر جو کہ یثرب سے تقریباً ایک سو سینتیس میل کے فاصلے پر موجود تھا اور شام کے حُجاج کے لیے میقات تھا، وہاں پر آپ اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئیں۔ حضرت آمنہ کی قبر مبارک ابواء کے مقام پر ایک چھوٹے سے ٹیلے پر موجود ہے۔

(انٹرنیٹ انسائیکلوپیڈیا آف محمد)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ عام مورخین کا خیال ہے کہ حضرت آمنہ کی قبر ابواء کے مقام پر موجود ہے لیکن بعض روایتوں میں یہ ہے کہ آمنہ بنت وہب مکہ میں فوت ہوئی تھیں اور اُن کی قبر مکہ کی وادی حجون میں ہے۔ واللہ اعلم

(سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 111 حاشیہ)

سامعین کرام! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنی والدہ ماجدہ کو نہایت ہی محبت اور عقیدت کے ساتھ یاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ اکثر صحابہ کرام میں اپنے اس پہلے سفر، جو آپ نے اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ مکّہ سے یثرب (مدینہ طیّبہ) کا کیا تھا، کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور کئی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جب بھی آپ اپنی والدہ ماجدہ کے انتقالِ پُر ملال کا ذکر فرماتے تو نہایت ہی غمگین اور درد کی کیفیت کا شکار ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب آپؐ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک پر تشریف لے گئے تو بے اختیار آپ کے رخسارِ مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ موجود صحابہ کرام بھی بے اختیار رو پڑے۔

(صحیح المسلم، حدیث: 2259)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)